ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ-۱۲)

ڈاکٹر سید کامران عباس کاظمی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد اسحاق خان
اسٹینو ٹائپسٹ (اُردو)
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

- **ترقیمہ نگاری ایک عمدہ نمونہ**

ڈاکٹر عارف نوشاہی

ترقیمہ،قلمی کتاب کے اہم ترین اجزاے ترکیبی میں سے ایک ہے۔زیرنظر مقالہ میں یہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ترقیمہ کن کن خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے کہ نسخے کی وقعت میں اضافہ کر سکے؟ نیز ترقیمہ کے دو اہم عناصر ایک تاریخ کتابت اور دوسرا کاتب کا نام کے حوالے سے بعض عمدہ نمونے بھی پیش کیے گئے ہیں۔

- **ارمغان آلام، ایک نادر نجی بیاض**

ڈاکٹر طیبؔ منیر

''ارمغانِ آلام'' ڈاکٹر سید محمود کی نجی بیاض ہے، جو۱۹۴۴ء میں بزمانہ قید فرنگ احمد نگر جیل میں مرتب ہوئی، جس میں تقریباً نوے شعراء کا کلام درج ہے۔اس مقالے میں محقق نے اس بیاض کی تاریخی اہمیت صراحت کے ساتھ پیش کی ہے نیز بیاض کے عکسی صفحات بھی دیئے ہے۔

- **راولپنڈی کا ایک قدیم اردو اخبار چودہویں صدی اور اس کے مدیر قاضی سراج الدین احمد**

راجہ نورمحمد نظامی

یکم مارچ ۱۸۹۵ء کو قاضی سراج الدین احمد نے اپنی ادارت میں راولپنڈی سے 'ہفت روزہ چودھویں صدی'' کا آغاز کیا۔مقالہ نگار نے اس مضمون میں اخبار اور اس کے مدیر کی سماجی و ادبی خصوصیت کا احاطہ کیا ہے بالخصوص یہ وضاحت کی ہے کہ ایسے واقعات جو مسلمانوں کی حق تلفی یا ان کی دل آزادی کا باعث ہوتے تھے اخبار ان کے خلاف نہایت جرات مندی سے آواز بلند کرتا تھا۔

- **رام پور اور عرشی**

شفقت ظہور

زیرنظر مقالہ میں مقالہ نگار نے رام پور کے نوابین کی علمی و ادبی سرپرستی کو موضوع بنایا ہے اور اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اس علمی و ادبی ماحول نے مولانا امتیاز علی خان عرشی جیسا ایک کثیر الجہات ادیب جنم دیا۔مضمون نگار نے مولانا کی علمی،ادبی اور تحقیقی خدمات کا تعین کیا ہے اور بتایا ہے کہ مولانا نامور محقق ، غالب پر برعظیم کی سب سے بڑی سند،عربی لغت کے مزاج شناس ، اہل زبان کے مانے ہوئے منشی تفسیرات سلف کے نامور عالم ، انتقادی اور تحقیقی مرتب ،مشرقی مخطوطات کے ماہر فہرست نگاراور قابل ذکر شاعر تھے۔

- **حالی کا اخلاقی اور جمالیاتی شعور**

احمد جاوید

مضمون نگار کا شمار قدیم و جدید ادبیات کے منفرد ناقدین میں ہوتا ہے ۔اس مقالے میں مضمون نگار نے حالی کے اخلاقی اور جمالیاتی شعور کا حالی کے عصری حسیت کی روشنی میں جائزہ لیا ہے۔مضمون نگار کا خیال ہے کہ حالی برعظیم کی مسلم تہذیب میں زوال کی جونشانیاں اور اسباب دیکھ رہے تھے اس کے بارے میں بھی ان کا ذہن بہت واضح تھا۔ ان اسباب زوال کو دور کرنے کا جونسخہ انھوں نے اپنی تحریروں میں تجویز کیا اس نسخے کی تاثیر سے ہماری ادبی ہی نہیں بلکہ تہذیبی اور تعلیمی روایت میں بھی بڑے بڑے اداروں، بڑے بڑے رجحانات اور اہم دبستانوں کا ظہور ہوا۔

- **شبلی شکنی کی روایت (پس منظر اور پیش منظر)**

ڈاکٹر خالد ندیم

علامہ شبلی پر ندوۃ العلما اور اس کے پس منظر میں جو تنقید، تنقیص یا ہنگامہ آرائی ہوئی، وہ اَب تاریخ کا حصہ ہے اسی طرح ادبی دنیا میں بھی ان پر کچھ کم کیچڑ نہیں اُچھالا گیا۔زیرنظر مقالہ میں مقالہ نگار نے شبلی پر کی جانے والی تنقید اور تنقیص کا بنظر غائر جائزہ لیا ہے اور اس تنقید اور تنقیص کے درست یا غلط ہونے کا محاکمہ شواہد کے ساتھ کیا ہے۔

- **شیخ آذری: دربار سے دربار تک**

ڈاکٹر جواد ہمدانی

شیخ آذری کا شمار فارسی ادب کے اہم شعراء میں ہوتا ہے۔بہمنی سلطنت کے زمانے میں شیخ نے ہندوستان کا سفر کیا اور شاہنامہ کی طرز پر بہمن نامہ مثنوی لکھی۔جس میں بہمنی سلطنت کے بادشاہوں کا احوال لکھا۔ مقالہ نگار میں زیرنظر مقالہ نے شیخ آذری کی سیروسیاحت اور ادبی خدمات کا بھرپور محاکمہ کیا ہے۔

- **مکاتیب مالک رام بنام ڈاکٹر وحید قریشی**

ڈاکٹر محمد امتیاز

اُردو میں مکتوب نگاری کی روایت اب خاصی مستحکم ہو چکی ہے۔ اس مقالے میں محقق نے اردو کے دو اہم محققین یعنی مالک رام اور ڈاکٹر وحید قریشی کے مابین مختلف موضوعات پر بذریعہ مراسلہ ہونے والے مکالمے کا احاطہ کیا ہے۔

- **نطشے اور یونانی المیہ: ایک مطالعہ**

عاصم بخشی

زیرِ نظر مضمون میں مضمون نگار نے فریڈرک نطشے کی کتاب 'المیے کی پیدائش' (Birth of Targedy) کا ایک مختصر سا تعارف دیا ہے۔ بنیادی مباحث پر روشنی ڈالنے سے پہلے ایک سہ جہاتی پس منظر میں بالترتیب قدیم یونانی تہذیب میں انسانی زندگی کے المیہ احساس، المیہ ادب کی مختصر تھیوری اور اس کتاب کے تناظر میں نطشے کا سوانحی خاکہ پیش کیا گیا ہے ۔ دوسرے حصے میں کتاب کے بنیادی مباحث اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ کسی حد تک موضوعاتی ربط کی دریافت کے ذریعے ایک خاکہ سامنے آ جائے ۔آخر میں عصرِ حاضر میں نطشے کی المیہ تصور سازی کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

- **تانیثی تھیوری اور اُردو نظم**

قاسم یعقوب

قاسم یعقوب کا شمار مابعد جدید تصورات کے اچھے پارکھوں میں ہوتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں اُردو نظم کو تانیثی تھیوری کے اصولوں کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مقالہ بالخصوص خواتین نظم نگاروں کی تخلیقات کا بخوبی احاطہ کرتا ہے۔

- **ترقی پسند نظریہ ادب کے متوازی نظریات**

ڈاکٹر مظہر علی طلعت

ادب اور معاشرے کے مابین کیا تعلق ہے؟ ادب کی سماجی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور کیا ادب محض اپنے ماحول یا طبقے سے نمو پاتا ہے؟ ایسے بہت سے سوالات نظریاتی اور فکری سطح پر گذشتہ دو صدیوں میں سامنے آئے اور اپنے اپنے حلقہ اثر کے ادیبوں کو متاثر کرتے رہے۔ مقالہ نگار نے اس مضمون میں ان دیگر ادبی تصورات کے اثرات اور اہمیت کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جو ترقی پسند نظریہ ادب کے متوازی نمو پا رہے تھے اور ادب پر اثر انداز ہو رہے تھے۔

- **طلسمانہ (Fantasy)، جدید رجحانات، موجودہ صورتحال اور مستقبل میں امکانات کا جائزہ**

ڈاکٹر سلیم سہیل

زیرِ نظر مقالہ میں مقالہ نگار نے اس امر سے بحث کی ہے کہ جدید فکری تصورات مثلاً جدیدیت، ساختیات، ردتشکیل اور مابعد جدیدیت وغیرہ نے داستان اور فینٹسی وغیرہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ان تصورات نے لکھاری کے تخیل کو زک پہنچائی ہے۔ مضمون نگار نے ان اسباب سے بحث کی ہے جن کی وجہ سے داستان جیسی صنف ادب تاریخِ ادب سے گم ہوگئی ہے۔ نیز مقالہ نگار نے تخیل کی طاقت کو تسلیم کرتے ہوئے یہ وضاحت کی ہے کہ اس کے بغیر ادب تو ایک طرف سائنس کا وجود بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔

- **جاوید منظر اور خواب سفر**

ڈاکٹر صدف فاطمہ

جاوید منظر ۷۰ء کی دہائی میں ابھرنے والے نمائندہ شعراء کی صف میں شامل ہیں۔ مقالہ نگار نے اس مقالے میں جاوید منظر کے شعری مجموعے ''خواب سفر'' کا فنی ،اسلوبیاتی اور موضوعاتی جائزہ لیا ہے۔

- **منیر نیازی کی چند اہم نظمیں**

ڈاکٹر صدف بخاری

منیر نیازی کا شمار اردو کے اسلوب ساز شعراء میں ہوتا ہے۔ اس مقالے میں منیر نیازی کی چند اہم نظموں کا فکری جائزہ لیا گیا ہے اور ان فکری جہات تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو منیر نیازی کی نظم کو جدید حسیت کا مؤثر بیانیہ بناتی ہیں۔

- **نوآبادیاتی عہد میں لاہور کا محکمہ تعلیم اور نثری درسی کتب**

ڈاکٹر نسیمہ رحمان

نوآبادیاتی عہد میں سرکاری ضرورتوں کے پیش نظر نوآبادیاتی حکمرانوں نے اردو زبان کو رائج کیا۔ اسے نہ صرف عدالتی زبان کی حیثیت حاصل ہوئی بلکہ بعض جگہوں پر تعلیمی نصاب کی زبان بھی اردو ہی قرار پائی۔ اس مقالہ میں لاہور کے محکمہ تعلیم اور اس محکمہ کی نثری درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح نوآبادیاتی حکمران اپنے مفادات کے حصول کے لیے نصابی ضرورتوں کی تشکیل کیا کرتے تھے۔

- **سخنِ سادہ کی دلفریبی**

ڈاکٹر عزیز ابن الحسن

غالب اردو کے مشہور شاعر اور نثر نگار ہیں۔ ان کے اُردو مکاتیب سے اردو دنیا آشنا ہے لیکن غالب کے فارسی خطوط اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتے ہیں۔ غالب کے جن فارسی مکتوبات کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ان مترجمین میں پرتو روہیلہ کا نام ممتاز ہے۔ غالب اور غمگین کے فارسی مکاتیب کا اردو ترجمہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے جو مقتدرہ قومی زبان کی طرف سے ''غالب اور غمگین کے فارسی مکتوبات'' کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ اس کتاب پر ایک تنقیدی تبصرہ ہے۔

- **فیض احمد فیض کی شاعری کا سوانحی و علاقی مطالعہ**

ڈاکٹر مظہر حیات / ڈاکٹر منور اقبال احمد

فیض عوام، امن، ترقی اور خوش حالی کا شاعر تھا۔ اسی لیے اس کے ہاں مادیت پرستی کے اس ایجنڈا کی تنقید کا پہلو نمایاں ہے جو پوری دنیا پر کاروبار کا یکساں نظام مسلط کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایک ایسے کلچر کا تصور دیتا ہے جو پس ماندہ معاشروں کی خوبیوں اور خصائص کا صفایا نہ کرے۔ عوامی روایات کا پاس رکھتے ہوئے فیض آبائی سرزمین، اس کے کھیت کھلیانوں اور مزدوروں کسانوں کی عظمت کے گن گاتا ہے۔ اس مقالے میں فیض کی شاعری کا تجزیہ انھی خطوط پر کیا گیا ہے۔

- **پنجابی سینما میں (خلاف واقعہ) نمائندگی کا سیمیاتی مطالعہ**

ملک حق نواز دانش

اس مطالعے میں پنجابی فلموں میں پنجاب کی ثقافت کی خلاف احوال نمائندگی کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ کئی ایک اشاریے زیر بحث لا کر یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان فلموں سے ناظرین کو پنجاب کی ثقافت کی حقیقت کے برعکس تصویر کشی دیکھنے کو ملتی ہے، اس تجزیے کی خاطر پیرس(Pierce) کا ماڈل استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ایک کثیر الموضوعاتی مطالعہ ہے جس میں سیمیات، کلچر سٹڈیز اور تنقید ادب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- **فعلیاتِ ارڈیپدیکس رمیڈس میں زبان کے ارتقائی خدوخال**

شاہد بشیر

زبان کو عمل میں لانے کے لیے ذہنی، نیورانی اور حسیاتیاتی بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان بنیادوں کی تشکیل کے حوالے سے ایک نظریہ یہ ہے کہ اس کی موجودہ پیچیدہ صورت کو پہنچنے تک ارتقا کا ایک طویل دورانیہ صرف ہوا ہوگا۔ اس مقالے میں تقریباً ساڑھے چار ملین سال قبل کے ارڈیپدیکس رمیڈس میں زبان کے بنیادی خدوخال کا مطالعہ کر کے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بنی نوع انسان میں زبان کا ارتقا کب ممکن ہوا۔